THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Monday, February 18, 2013
(91st Session)
Volume III, No.01
(Nos.01-17)

CONTENTS

		Pages
1.	Recitation from the Holy Quran...………...……..	1
2.	Panel of Presiding Officers……………………….	2
3.	Leave of Absence………………………………....	2
4.	Legislative Business...	3-15
5.	Motions Under Rule 218…………….……………	16-17
6.	Point of Order:	
	- Killing of Hazara Muslims in Balochistan …….	18-35

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad.

Volume III	**SP. III(01)/2013**
No.01	15

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Monday, February 18, 2013

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at thirty two minutes past five in the evening with Mr. Chairman (Syed Nayyer Hussain Bokhari) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۱۰﴾ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ
رَسُوْلِهٖ وَ تُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ
تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۱﴾ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَ يُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَ مَسٰكِنَ
طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۲﴾

ترجمہ: اے ایمان والو! کیا میں تمہیں وہ تجارت بتلادوں جو تمہیں دردناک عذاب سے بچالے؟ اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جانوں سے جہاد کرو۔ یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم میں علم ہو۔ اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف فرمادے گا اور تمہیں ان جنتوں میں پہنچائے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور صاف ستھرے گھروں میں جو جنت عدن میں ہوں گے، یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

(سورۃ الصف: آیات 10 تا 12)

Panel Of Presiding Officers

جناب چیئرمین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

In pursuance of rule 14 (1) of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, I nominate the following members, in order of precedence, to form a panel of presiding officers for the 91st Session of the Senate of Pakistan:−

i) Mr. Aitzaz Ahsan

ii) Mr. Mushahid Hussain Sayed

iii) Mr. Pervaiz Rashid

Leave OF Absence

جناب چیئرمین: جناب عثمان سیف اللہ خان صاحب ذاتی مصروفیات کی بنا پر گزشتہ 90 ویں اجلاس کے دوران مورخہ 8 فروری کو اجلاس میں شرکت نہیں کرسکے تھے۔ اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب محمد یوسف بلوچ صاحب ذاتی مصروفیات کی بنا پر گزشتہ 90 ویں اجلاس کے دوران مورخہ 8 فروری کو اجلاس میں شرکت نہیں کرسکے تھے۔ اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب احمد حسن صاحب ذاتی مصروفیات کی بنا پر گزشتہ 90ویں اجلاس کے دوران مورخہ 29 جنوری تا 2 فروری اجلاس میں شرکت نہیں کرسکے تھے۔ اس لیے انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: محترمہ ثریا امیرالدین صاحبہ ذاتی مصروفیات کی بنا پر گزشتہ 90 ویں اجلاس کے دوران مورخہ 6 اور 8 فروری کو اجلاس میں شرکت نہیں کرسکی تھیں۔ اس لیے انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: مفتی عبدالستار صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر آج مورخہ 18 فروری کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب افراسیاب خٹک صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 18 تا 20 فروری ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: حاجی غلام احمد بلور صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ بعض مصروفیات کے باعث مورخہ 19 فروری کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔

Legislative Business

Mr. Chairman: We move on to Item No.2. Mr. Saeed Ghani may move the motion.

Senator Saeed Ghani: Sir, I wish to move that the Bill to provide for the establishment of Dar-ul-Madina International University [The Dar-ul-Madina International University Islamabad Bill, 2013], as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

Mr. Chairman: Is it opposed? Yes, Raja Zafa-ul-Haq *sahib*.

Senator Raja Muhammad Zafar-ul-Haq: Sir, I request that this Bill should be sent to the Standing Committee, may be only for two or three days, then the procedure would be followed.

جناب چیئرمین: جی سعید غنی صاحب۔

سینیٹر سعید غنی: جناب! میری گزارش یہ ہے کہ یہ بل قومی اسمبلی سے بھی pass ہوا

ہے، وہاں کمیٹی نے اس کو دیکھا بھی تھا، اگر آج ہم اسے pass کردیں تو بڑی مہربانی ہوگی۔ اس میں ویسے کوئی ایسی چیز ہے نہیں۔

جناب چیئرمین: جی لیڈر آف دی ہاؤس۔

سینیٹر محمد جہانگیر بدر (قائدِ ایوان): ویسے تو میری درخواست ہوگی راجہ صاحب سے اور باقی دوستوں سے کہ یہ بل قومی اسمبلی سے منظور ہوچکا ہے، اسے منظور کردیا جائے تو بہتر ہے۔ راجہ صاحب اگر دو دن کے لیے کہتے ہیں تو پھر پابند کردیا جائے کہ دو دن میں کمیٹی سے ہو کر آجائے۔

Mr. Chairman: The matter is referred to the concerned Standing Committee and the report should come by 20th February, 2013. Now we move to Item No. 4. Senator Saeed Ghani *Sahib* please move Item No. 4.

Senator Saeed Ghani: Mr. Chairman, I wish to move that the Bill to provide for the establishment of South Asian Strategic Stability Institute (SASSI) University Islamabad [The South Asian Strategic Stability Institute University Islamabad Bill, 2013], as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

Mr. Chairman: The Bill is referred to the concerned Standing Committee and the report to be submitted on 20th February, 2013. Raja *Sahib*, we will go for the same thing.

Senator Raja Muhammad Zafar−ul−Haq: Yes sir, because we have experienced that the Bills which are passed by the National Assembly, when they come before the House Committee in the Senate there are invariably several improvements made.

Mr. Chairman: We may now take up Item No. 6. Saeed Ghani *Sahib* please move Item No. 6.

Senator Saeed Ghani: Sir, I wish to move that the Bill to provide for the establishment of MY University Islamabad [The

MY University Islamabad Bill, 2013], as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

Mr. Chairman: Is it opposed?

Senator Raja Muhammad Zafar-ul-Haq: Sir, same position.

Mr. Chairman: The Bill is referred to the concerned Standing Committee and the report to be submitted on 20th February, 2013. We may now move to the commenced business and take up Item No. 8 regarding consideration of the following resolution moved by Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi on 21st January, 2013:-

> "This House recommends that the Government may take steps to provide housing facilities to all Federal Government employees through Pakistan Housing Authority (PHA)".

Who would like to speak? Col. (R) Tahir Mashhadi *Sahib* this is your resolution, you would like to speak? It's a commenced business.

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Yes sir, it's commenced business, I have already spoken on it but I am willing to speak again.

جناب چیئرمین: وزیر صاحب بھی تشریف لائے ہوئے ہیں۔

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: If he could wind up on this matter.

Mr. Chairman: OK. the floor is with Col. (R) Tahir Hussain Mashhadi.

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: when I introduced this, I had spoken on it.

جناب چیئرمین: کوئی اور ممبر اس پر بات کرنا چاہتا ہے؟ کرنل صاحب! آپ نے پہلے ہی اپنے خیالات کا اظہار کر دیا ہے لیکن آج وزیر صاحب آئے ہوئے ہیں، اُس وقت یہ موجود نہیں تھے، اس لیے آپ بات کرلیں تو he could respond to it.

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Thank you sir. I had moved a resolution that;

> "This House recommends that the Government may take steps to provide housing facilities to all Federal Government employees through Pakistan Housing Authority (PHA)".

جناب چیئرمین! PHA کا idea بہت اچھا ہے، حکومت کا ہر idea اچھا ہوتا ہے لیکن بد قسمتی سے جب وہ ideas reality میں آتے ہیں تو یا وہ corruption کی نذر ہو جاتے ہیں یا neglect ہو جاتے ہیں یا inefficiency یا پھر حکومت کی بھول بھلیوں میں وزراء ان پر نظر نہیں رکھتے، انہیں monitor نہیں کرتے تو اس طرح یہ سب چیزیں رہ جاتی ہیں۔ Government employees سب کے سب لاٹ صاحب نہیں ہیں، وہ تو Secretaries and Addl. Secretaries انگریزوں کے زمانے سے ہمارے اوپر ہیں، وہ موجیں کرتے ہیں، they are enjoying life, enjoying the privileges, enjoying the perks لیکن ہمارے زیادہ تر Government servants بے چارے lower grade, lower level, low paid لوگ ہیں اور ان میں بہت ہی کم کو housing کی facility حاصل ہے۔ بہت کم ملازمین کو transportation کی facility دی گئی ہے۔ خاص کر وہ سب سے بڑی housing problem کی face کرتے ہیں۔ یہ ایک اچھی scheme شروع ہوئی تھی۔ جب efficient organizations کام کرتی ہیں جیسے Pakistan Army نے housing or flats کی schemes شروع کیں، ان میں Askari Apartments وغیرہ یہ سب successful schemes ہیں۔ جب ایک اچھی company یا کوئی private entrepreneur ایسا کوئی کام شروع کرتا ہے تو بہت اچھی اور cheap accommodation ملتی ہے مگر somehow or the other ہماری حکومت کی housing schemes یا housing facilities کے لیے جو بھی plan ہوتا ہے، وہ bad

construction, third rate planning and corruption کا شکار ہو جاتا ہے اور lower grade Government employees remains without any shelter on their heads. انہیں جو meagre تنخواہ ملتی ہے، وہ تنخواہ زیادہ تر accommodation کی مد میں چلی جاتی ہے۔ خاص کر ہمارے Federal Capital Islamabad میں کرائے بہت زیادہ ہیں اور Provincial Capitals جہاں زیادہ تر Government employees stationed ہوتے ہیں، ویسے تو ہر District Headquarters میں بھی same problem ہے مگر ان کو بھی یہ problem اتنی زیادہ ہے کہ انہیں اچھی accommodation نہیں ملتی، بہت low standard کی accommodation ہوتی ہے۔ ان کی most of the pay اس مد میں چلی جاتی ہے۔ جب both ends don't meet تو پھر انہیں بخشش اور رشوت کی طرف دیکھنا پڑے گا تو یہ vicious cycle اس وقت ختم ہو سکتا ہے جب آپ کسی کو نوکری دیں تو اسے facilities اچھی دیں، facilities comfortable ہوں، livable اور اچھی ہوں۔

جناب والا! آج وزیر صاحب موجود ہیں اور یہ اچھی بات ہے۔ آج پتا نہیں یہ کیسے آ گئے لیکن اچھی بات ہے کہ وہ آج تشریف لائے ہیں۔ Kindly وہ ایوان کو بتائیں کہ ان کے کیا visions ہیں؟ ان کے کیا plans ہیں؟ انہوں نے housing schemes and PHA پر کیا نظر رکھی ہے، ان کے ساتھ کیا coordination کی ہے یا ان schemes کو develop کرنے کے لیے انہوں نے کیا کیا actions لیے ہیں؟ So that ہم تھوڑے سے wise ہو جائیں اور ہمارے lower grade Government employees کو کوئی امید ہو جائے کہ انہیں بھی کوئی shelter ملے گا۔ ویسے تو اس وقت حکومت ذوالفقار علی بھٹو شہید کی پارٹی کی ہے جن کا نعرہ ہی روٹی کپڑا اور مکان کا تھا لیکن کہیں بھی مکان، کپڑا اور روٹی نظر نہیں آ رہی۔ اگر وزیر صاحب ہمیں کوئی تسلی دے دیں تو شاید ہمارے غریبوں کو کوئی روشنی نظر آئے اور پاکستان پر جو dark tunnel and darkness چھائی ہوئی ہے وہ ختم ہو سکے۔ شکریہ۔

Mr. Chairman: Minister for Housing.

سردار طالب حسن نکئی (وزیر برائے ہاؤسنگ): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ایک مرتبہ پہلے بھی میرے colleague نے resolution دی تھی اور جیسے انہوں نے مجھے کہا کہ وزیر صاحب موجود نہیں تھے تو اُس دن یہ خود موجود نہیں تھے۔ Today I made a point that I should

be present in the Senate. جناب والا! انہوں نے PHA کے بارے میں بڑی اچھی بات کہی ہے کہ ہمیں employees کو facilities دینی چاہییں۔ مجھے وزیر بنے آٹھ ماہ ہوئے ہیں اور میرے آنے سے پہلے دو وزراء رہے ہیں لیکن unfortunately, دل کو تکلیف ہو رہی ہے کہ ہمارے جتنے بھی projects ہیں. they have not yet taken off. وہ کیوں نہیں take off ہو سکے کیونکہ سات projects ایسے ہیں جن میں سے دو اسلام آباد کے اور تین چار لاہور کے ہیں۔ میرے آنے سے پہلے contractors کو over payments کر دی گئیں اور اس سے PHA کے بجٹ کو بہت دھچکا لگا کیونکہ PHA is a self-financing institution. میں نے وزارت کا charge سنبھالنے کے بعد یہ cases FIA کے حوالے کر دیے کہ وہ دیکھیں کہ کیا ان میں کوئی embezzlement ہوئی ہے؟ کسی کی بدنیتی شامل تھی یا کوئی officer اس میں involved تھا۔ میں نے regularize نہیں کیا، اگر میں regularize کردوں تو میں بھی اتنا ہی responsible ہوں گا کیونکہ جب میں نے take over کیا تو اس وقت یہ معاملات بری طرح متاثر ہوئے ہوئے تھے ۔ دکھ یہ بھی ہو رہا ہے کہ ہمارے affectees بہت suffer کر رہے ہیں۔ میرے پاس کوئی اور راستہ نہیں تھا۔ کچھ enquiries NAB میں ہو رہی ہیں اور انہوں نے پرسوں میرے محکمے کو طلب کیا ہے، کری روڈ کے کیس میں۔ کری روڈ پر ایک سال پہلے اس وقت کے وزیر اعظم نے اس پراجیکٹ کا سنگ بنیاد رکھا تھا لیکن وہ بھی نہیں چل سکا اور اس پر NAB نے انکوائری کے لیے بلالیا ہے۔ جب تک FIA and NAB کی enquiries مثبت نہیں ہوں گی اس وقت تک میں کوئی ایسا اقدام نہیں اٹھا سکتا جس پر میری Ministry یا مجھ پر کرپشن کا الزام لگے۔ ویسے بھی اب ہمارا جانے کا وقت ہے۔ آپ کو پتا ہے کہ قومی اسمبلی سولہ مارچ تک ہے۔ ہو سکتا ہے میرے وقت میں یہ کام نہ ہو سکے تو آئندہ ہم دیکھ لیں گے کہ care taker set up کیا کرتا ہے یا آنے والی حکومت کیا کرتی ہے۔ یہ سینیٹ کے سامنے میرا brief statement تھا۔ میرا خیال ہے کہ میرے colleagues جنہوں نے آج یہ قرارداد move کی ہے دو دن پہلے یہ بھی حکومت کا حصہ تھے اور آج یہ بھی کچھ تنقید کر رہے ہیں لیکن ان کی تنقید بڑی جائز اور بڑی مثبت تھی، شکریہ جی۔

Mr. Chairman: Colonel *Sahib*, The honourable Minister has given a statement and he has said about certain impediments in executing this project and still you want that this resolution

should be moved before the House? Do you want that should I move it?

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Yes please sir.

جو وزیر صاحب نے کہا ہے وہ نالائقی ہے، وہ inefficiency ہے۔

Mr. Chairman: Thank you Colonel *Sahib*. I now put the resolution before the House.

> "It has been moved that this House recommends that the Government may take steps to provide housing facilities to all Federal Government employees through Pakistan Housing Authority (PHA)".

(The resolution was adopted)

Mr. Chairman: We may now take up Item No.9, regarding consideration of the following resolution moved by Mr. Muhammad Talha Mehmood on 28th January, 2013.

> "This House recommends that effective steps be taken to eradicate manufacturing and sale of spurious and substandard drugs in the country.".

anybody else who wants to speak on this? No. طلحہ صاحب تو موجود نہیں ہیں میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ کون سے وزیر صاحب Who would respond this? respond کریں گے؟ جی جہانگیر بدر صاحب۔

سینیٹر محمد جہانگیر بدر: مولا بخش چانڈیو صاحب کریں گے، کچھ دیر تک آجاتے ہیں۔

جناب چیئرمین: چانڈیو صاحب اس کا جواب دیں گے؟

سینیٹر محمد جہانگیر بدر: مجھے یہی کہا گیا ہے۔

جناب چیئرمین: مولا بخش چانڈیو صاحب جواب دیں گے؟

سینیٹر محمد جہانگیر بدر: مولابخش چانڈیو صاحب ابھی آجاتے ہیں۔

جناب چیئرمین: کرنل طاہر حسین مشہدی صاحب۔

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Thank you very much, Mr. Chairman.

جناب چیئرمین: ویسے مناسب بات تو یہ ہوتی کہ وزیر صاحب موجود ہوتے تو پھر وہ جواب بھی دے سکتے۔ دیکھیں آپ تو ابھی بات کر لیں گے اور وزیر صاحب جنہوں نے جواب دینا ہے وہ موجود نہ ہوں تو reply نہیں ہوگا، جی راجہ صاحب۔

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Sir, it is collective responsibility.

Mr. Chairman: Colonel *Sahib,* we will take it up later on as soon as the Minister arrives in the House then we take it up over there.

تاکہ آپ جب بات کریں تو وہ ان کی موجودگی میں ہو تاکہ he could respond to your issues.

سینیٹر کرنل (ر) سید طاہر حسین مشہدی: ٹھیک ہے جناب۔

سینیٹر راجہ محمد ظفرالحق: اس کو defer کردیں تو شاید mover بھی آجائیں اور وہ contribute کر سکیں۔

Mr. Chairman: OK. So, Item No. 9 is deferred. Item No.10 stands in the name of Mr. Karim Ahmad Khawaja. Khawaja *Sahib*, please move the resolution.

Senator Karim Ahmed Khawaja: Sir, I beg to move that "the House recommends that Government may take effective steps to control environmental pollution in ICT."

Mr. Chairman: Who want to speak on this.

Senator Karim Ahmed Khawaja: Sir, I will speak.

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے آپ بات کرلیں لیکن مجھے پوچھنے دیں کہ کون سے وزیر صاحب جواب دیں گے؟

سینیٹر محمد جہانگیر بدر: طلحہ محمود کا resolution defer کر دیا جائے۔

جناب چیئرمین: کریم خواجہ صاحب move کر چکے ہیں، I seek your attention please.

سینیٹر محمد جہانگیر بدر: میں طلحہ صاحب کا کہہ رہا ہوں۔

Mr. Chairman: No, we have moved on to Item No.10 now.

Senator Muhammad Jahangir Bader: You are right, آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں لیکن میں پہلے issue کو conclude کر رہا ہوں۔

جناب چیئرمین: بدر صاحب! وہ تو ہو گیا ہے جی، ہم تو اگلے item پر چلے گئے ہیں۔ جیسے راجہ صاحب نے کہا تھا ہم نے اسے defer کر دیا ہے۔ شکریہ۔ خواجہ صاحب، you have moved it now. جواب کون سا Minister دے گا تا کہ جب وہ بات کریں تو اس کا کوئی جواب تو دینے والا ہو۔

سینیٹر اسلام الدین شیخ (چیف وہپ): اس کا جواب آپ کو نہیں مل رہا ہے کیونکہ یہ دونوں سوالات چانڈیو صاحب کے ذمے تھے اور انہوں نے چٹ بھیجی ہے کہ I am busy in Cabinet Division اس لیے میں نہیں پہنچ سکوں گا لیکن اب اس کا کوئی brief ہو تو ہم جواب دیں۔ آپ یا تو اس کو defer کر دیں یا کل لے لیں۔

جناب چیئرمین: کریم احمد خواجہ صاحب! بات یہ ہے کہ اگر آپ اس پر گفتگو کریں گے تو کل یہ پھر repeat کرنی پڑے گی۔ مناسب بات یہ ہے کہ وزیر صاحب موجود ہوں تو پھر آپ بات کریں تا کہ وہ respond کر سکیں۔

سینیٹر کریم احمد خواجہ: ٹھیک ہے جناب۔

Mr. Chairman: So, Item No. 10 is deferred. We move on to Item No.11. Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi, please move the resolution.

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Thank you very much sir.

> "The House recommends the Government to review fees, service and other charges formula of the foreign banks operating in Pakistan."

جناب چیئرمین: جی کرنل طاہر حسین مشہدی۔

سینیٹر کرنل (ر) سید طاہر حسین مشہدی: پاکستان میں foreign banks millions and millions of dollars, our hard earned foreign exchange earn کر رہے ہیں اور آپ اگر ان کے profits دیکھیں تو it is nobody's business. Not only that ہمارے پاکستان میں banking sector is one of the best in the world. Some of the best banks of world we have like Habib Bank and United Bank which compete with any bank and anywhere in the world. پاکستان میں بیرونی بنکوں کو allow کیا ہوا ہے، ٹھیک ہے for better facility, for better banking and international relations in global village and international trade, all these benefits no doubt are good but their charges are fleecing in the Pakistan public. ان کی ہر قسم کی services charges کے مقابلے میں دیکھیں پاکستانی بنک میں equally good ہیں اور ان کا interior بھی اتنا ہی smart ہے جتنا ان کا ہے اور ان کی services بھی اتنی ہی اچھی ہیں جتنی ان کی ہیں لیکن اگر آپ charges compare کریں تو بہت ہی فرق ہے، cheque book charges, service charges, money transfer charges, ATM charges میں vast difference نظر آتا ہے۔ یہ ہماری اپنی banking کے لیے unfair ہے اور ہماری اپنی banking industry کو یہ affect کرتے ہیں، نمبر ایک۔ نمبر دو، یہ ایک بہت بڑا بوجھ ہماری public پر ڈال دیتا ہے اور یہ بوجھ ہماری عام پبلک کو اٹھانا پڑ رہا ہے کیونکہ حکومت اس کو regulate نہیں کر رہی۔ ایک level

playing field ہونی چاہیے، equal opportunity ہونی چاہیے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ foreign
banks کو آپ ban کریں یا بند کریں بلکہ میں یہ کہتا ہوں کہ بسم اللہ! وہ جتنے مرضی آئیں اور یہاں پر
جو مرضی banking facility دیں مگر ان کے charges یعنی پاکستانی public سے جو وہ charge
کرتے ہیں وہ same to same equal footing پر ہوں جیسے پاکستانی بنکوں میں ہیں اور اس کو
regulate کیا جائے اور ان پر کنٹرول کیا جائے۔ ہم تھوڑا سا over impress ہوجاتے ہیں، ہماری
حکومت بھی over impress ہوجاتی ہے۔ وہ اس وجہ سے کہ کشکول لے کر ساری دنیا میں گھومتی ہے
تو وہ foreign banks کو اس لیے زیادہ lift دیتی ہے مگر not at the expense of the
Pakistan public تو Pakistan public کا خیال رکھا جائے، ہماری banking کا خیال رکھا
جائے، ہماری عزت کا اور ہماری national integrity کا بھی خیال رکھا جائے۔ ہر لحاظ سے
we are an equal nation to any nation on earth as Pakistani. Pakistani nation is as great as any other nation anywhere in the world and the Pakistani public deserves to be treated at par with any public of the world. Therefore, we should not pay foreign banks unduly more than what we pay to our own banks. It is unjust, it is unfair and it is bad for our banking sector. Thank you Mr. Chairman.

Mr. Chairman: Minister of State for Finance.

Senator Saleem Mandviwalla (Minister of State for Finance): Honourable Chairman, the point raised by Mashhadi s*ahib* is very valid but what I need to tell the honourable member that banking sector is a deregulated sector. It is no more a regulated sector.

(اس موقع پر ایوان میں مغرب کی اذان سنائی دی)

Mr. Chairman: Yes, Minister of State for Finance, you would like to conclude before the break for *Maghrib* prayers.

Senator Saleem Mandviwalla: Sir, if you may allow me to conclude. Now I will finish it just by giving a few points.

Mr. Chairman: How much time you would like to have?

Senator Saleem Mandviwalla: Sir, hardly five minutes.

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔

Senator Saleem Mandviwalla: Sir, as I have mentioned that this is a deregulated sector. So, there is no restriction on any bank to charge what they want to or what they don't want to. So, it is a free market based policy. Now, we do have some restrictions on banks what they can do and what they can't do.

اس میں جسے ہم نے students زکوٰۃ،

widows, Government, semi Government Institutions and for salary and pension purposes including widows and children, I have mentioned deceased employees for family pensions, grant exempted from levy or service charges has been given to the banks that you can't levy any service charges. Same thing, there is another circular that they can't recover charges from educational institutions and other thing that we have not allowed the banks is that they cannot charge for accepting cash and sorting out cash. So, these are few things that we have restricted the banks that they can't charge on but on the other side, the banks are free and the costumer is free to choose any bank they want to, and all the charges as per State Bank's regulation of whichever bank is on their website. So, before you go to a bank, if you visit the website or you ask the bank, you will come to know what they charge and what they don't. So, it is your choice as a customer to go to that bank or you do not want to go to the bank. So, what I want to tell the honourable Mashhadi *sahib* that as it is a deregulated sector

اور جن چیزوں پر ہم نے کچھ restrictions ڈالی ہیں بنکوں پر وہ بھی

we have restricted to that because we want the market and the banks to be free and give whatever services and charges they want to their customers.

جناب چیئرمین: مناسب بات تو یہ ہے کہ you have a consultation with the mover. یہ جو resolution ہے if we approve it or we disapprove it in the same wordings then it would not be an effective thing. This is a requirement which is asked by the honourable mover that is something else, in view of the statement which you have given that it is a deregulated thing, you don't have a control over all these things. So, I would suggest, you have a word with Colonel *sahib* اس کو پھر ہم مغرب کی نماز کے بعد we can examine it. جی، سعید غنی صاحب! آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ مغرب کی نماز کا وقت ہو گیا ہے۔

سینیٹر سعید غنی: صرف دو منٹ لوں گا۔

جناب چیئرمین: چلیں آپ بات کر لیں۔

سینیٹر سعید غنی: جناب چیئرمین! میں صرف اتنی گزارش کروں گا کہ یہ جو منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ یہ deregulated sector ہے۔ ان کی justification ٹھیک اس لیے نہیں بنتی کہ اب تقریباً نیشنل بنک کو چھوڑ کر باقی سارے banks آپ کے private sector میں کام کر رہے ہیں۔ اگر ہم یہ کہیں کہ وہ بالکل مادر پدر آزاد ہیں اور جس طرح چاہیں وہ fees لگاتے رہیں، جس طرح چاہیں لوگوں سے پیسے لیتے رہیں، Account holders اور depositors کو جتنا چاہیں ان کو rate دیتے رہیں۔ یہ کوئی مناسب بات نہیں ہے۔ حکومت میں کوئی بھی پارٹی ہو تو یہ اس کی ذمہ داری بنتی ہے کہ اس ملک میں رہنے والے depositors کے مفادات کا بھی ہم خیال کریں۔ Banking sector بھی صرف money making sector نہیں ہے۔ وہ service provider بھی ہے۔ ٹھیک ہے وہ اپنا جائز منافع کمائیں لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ ناجائز طریقے سے اپنے charges بڑھائیں اس لیے کہ مارکیٹ میں صرف وہی بیٹھے ہوئے ہیں۔ تو یہ جو concept بن گیا ہے کہ private sector آگیا ہے اس لیے ان سے پوچھ نہیں سکتے۔ کل اگر کوئی جھگڑا ہو جائے تو کیا آپ کسی

کے خلاف FIR نہیں کاٹیں گے۔ اگر آپ ایسے کہتے ہیں کہ private sector ہے اور وہ deregulated ہے تو پھر وہاں پر جو دوسرے مسائل ہیں ان کے لیے بھی کوئی قانون لاگو نہیں ہونا چاہیے یا تو قانون سب پر لاگو ہونا چاہیے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ اس میں پھر آپ بھی associate ہو جائیں۔ اس کو reformulate کر لیں۔ جس صورت حال میں ابھی یہ پڑا ہوا ہے اور جو جواب آیا ہے منسٹر صاحب کا تو it would be a futile exercise, I would suggest this کہ آپ تینوں بیٹھ جائیں اور اس کو reformulate کر لیں then we can examine it.

The proceedings are suspended for 15 minutes for *Maghrib* prayers.

(The House was then adjourned for Maghrib prayers)

(The House reassembled after the Maghrib prayers)

Motions Under Rule 218

Mr. Chairman: Now we move on to Item No.12. It stands in the name of Senator Talha Mehmood. He is not present. So, it is dropped.

Then we move on to motions under rule 218 and take up Item No.13, Mr. Talha Mehmood. He is not present. So it is dropped.

Now we move on to Item No.14. It stands in the name of Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi. He may move the motion. Probably Mashhadi *sahib* was in consultation process. Mr. Saleem Mandviwalla *sahib*,

آپ کی کوئی بات ہوئی ہے do they want to amend the resolution?

Senator Saleem Mandviwalla: Yes, sir.

Mr. Chairman: Yes, Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi.

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Thank you Mr. Chairman. Mr. Chairman, we have had a very fruitful discussion and many other very senior people put their input in it also and I am happy to report that we have agreed. So, if I may be allowed to move the amended resolution.

Mr. Chairman: You may move the amended resolution.

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Thank you sir. "The House recommends that the Government may send the matter to State Bank of Pakistan so that it may review the fee, services and other charges formula of the foreign banks operating in Pakistan."

Mr. Chairman: Can you give us the copy of the resolution?

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Yes sir.

Mr. Chairman: I now put the amended resolution before the House that "The House recommends that the Government may send the matter to the State Bank of Pakistan that it may review the fee, services and other charges formula of the foreign banks operating in Pakistan."

(The resolution was adopted unanimously)

Mr. Chairman: Consequently the resolution is passed unanimously. Now we move on Item No.14. Colonel *sahib*, this is your motion and before it is moved kindly see the text of the motion i.e. existing transport system in the country. Is it a federal subject or it is a provincial subject?

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Sir, I don't see the Law Minister here.

Mr. Chairman: Leader of the House is here. Should we defer it and let it be examined by the Minister concerned and you. But RTA is always with the Provincial Government.اس کو ذرا دیکھ لیں۔

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: It is with the provincial Government but in Islamabad territory it would be in the ambit of Federal Government.

Mr. Chairman: Then you have to amend the motion also.

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Sir, if you can defer it, we will see it later on.

Mr. Chairman: So, it is being deferred.

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Thank you sir.

Mr. Chairman: Now the agenda items are over. Now we take points of order if any.

Point of Order

Killing of Hazara Muslims in Balochistan

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Yes, please sir. Mr. Chairman, first of all, I would like to thank you and the Leaders of the Parliamentary Parties in the Senate for agreeing to hold the discussion on an adjournment motion I have moved regarding the slaughter of Hazara Muslims in Balochistan. I think, you have directed that it will come up in the agenda tomorrow. So, I would not speak on that but I do have a grudge which I have to mention that

ابھی تک جو میرے پاس latest figures آئی ہیں اس میں 96 لوگ شہید ہوگئے ہیں اور 175 کے قریب زخمی ہیں، اس میں بچے بھی ہیں، اس میں عورتیں بھی ہیں۔ جن درندوں نے یہ کیا اس کو ہم کل discuss کریں گے اور اس کا پاکستان پر اثر بھی کل discuss کریں گے مگر میں یہ ضرور کروں گا کہ نہ تو Supreme Court of Pakistan *suo motu* action لیتی ہے۔ جب ایک سموسے کی قیمت پر *suo motu* لے سکتے ہیں تو سو سو جانیں قربان ہو جائیں، شہید ہو جائیں اس پر وہ action نہیں لیتے۔

دوسری بات یہ ہے کہ لوگ دو دن سے وہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں، دھرنے پورے پاکستان کے ہر شہر میں ہو رہے ہیں لیکن یہ حکومت، uncaring حکومت، یہ حکومت جس کو کوئی دکھ نہیں ہے، یہ حکومت جس کو اتنی بھی تمیز نہیں ہے کہ جا کر آنسو ہی پونچھ دو، اگر آپ ان کی مدد نہیں کر سکتے، اگر آپ ان کی جانیں نہیں بچا سکتے۔ کم از کم ان سے جا کر پوچھو تو سہی کہ کیا تکلیف ہے۔ حکومت دو دن سے نہیں گئی، جو رویہ حکومت پاکستان نے غریبوں کے ساتھ روا رکھا ہوا ہے، جو رویہ گورنر راج ہونے کے باوجود حکومت کے بڑے بڑے functionaries نے بلوچستان میں روا رکھا ہوا ہے، اس کے لیے میں اپنی disgust show کرتے ہوئے walk-out کرتا ہوں

to show my disgust for the behaviour of the Government towards those poor, meek and humble people who are being slaughtered by the dozens.

جناب چیئرمین: سعید غنی صاحب۔

سینیٹر سعید غنی: شکریہ جناب چیئرمین! میں بھی تھوڑی سی بات کوئٹہ کے واقعہ پر کرنا چاہ رہا تھا۔ آپ تمام شہداء کے لیے دعائے مغفرت بھی کروالیں۔ میری گزارش صرف اتنی ہے کہ پچھلے دنوں جو پارلیمانی کمیشن judges کی appointment کے حوالے سے تھا، انہوں نے سندھ ہائی کورٹ کے دو ججوں کے نام confirmation کے لیے نہیں بھیجے۔ میرے پاس جو معلومات ہیں اس کا سبب یہ تھا کہ دو judges کا انکم ٹیکس at source کٹا وہ اپنی جگہ پر لیکن اس سے پہلے کا ٹیکس ان کا صفر تھا۔ اس بنیاد پر ان کی nomination confirm نہیں ہوئی چونکہ یہ خود ٹیکس نہیں دیتے تھے۔ اس کی دو صورتیں ہو سکتی تھیں، یا تو یہ کہ ان کی کوئی legal practice تھی ہی نہیں، اگر نہیں تھی تو وہ ہائی کورٹ کے جج کیسے بن گئے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اگر تھی تو انہوں نے انکم ٹیکس کیوں نہیں دیا۔ جس دن یہ فیصلہ ہوا کہ دو ججوں کو confirm نہیں کیا جا رہا اس کے اگلے دن کے اگر آپ اخبارات

دیکھیں تو ہمارے سندھ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس مشیر عالم صاحب ان کا بڑا ادب اور احترام ہے لیکن اس دن سے انہوں نے طوفانی دورہ شروع کیا پورے سندھ کا، کبھی حیدرآباد، کبھی میر پور خاص، کبھی مٹھی مختلف جگھوں پر جا کر وہ تقاریر کر رہے ہیں، وکیلوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ وہاں پر ان کو guard of honour بھی دیا جاتا ہے لیکن جس قسم کی وہ تقریریں کر رہے ہیں ان میں وہ حکومت کے خلاف لوگوں میں نفرتیں پھیلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم توجج لگانا چاہتے ہیں لیکن حکومت corrupt لوگوں اور چوروں کو جج لگانا چاہتی ہے۔ اگر ایسے جج لگانا چاہتے ہیں تو اس سے بہتر ہے جج نہ لگائے جائیں، عدالتیں خالی رہیں۔ آج بھی وہ کہہ رہے ہیں کہ انتخابات کے شفاف انعقاد میں عدالتیں اپنا کردار ادا کریں گی۔ انتخابات سے عدالتوں کا کیا تعلق ہے۔ الیکشن کمیشن کو اپنا کام کرنے دیں۔

اس کے بعد وہ فرماتے ہیں کہ عدلیہ نے جمہوریت کا ساتھ دیا ہے، حکومت کو بھی ایسا کرنا چاہیے۔ ہم کس طرف جا رہے ہیں؟ جس جج کے دو نام اگر confirm نہیں ہوئے، صرف دو نام، وہ بھی بعد میں صدر صاحب نے کر دیئے، پتا نہیں کس وجہ سے لیکن پارلیمانی کمیشن نے اگر دو ناموں پر کوئی اعتراضات اٹھائے اور وہ بھی بڑے valid اعتراضات تھے، اس کے بعد اتنے بے قابو ہو کر اس طرح کی تقاریر کرنا، پورے پارلیمنٹ کے procedure کو condemn کرنا، ہم بہت تباہی کی طرف جا رہے ہیں۔ کبھی پنجاب کے جج حضرات عجیب طرح کی سیاسی تقاریر شروع کر دیتے ہیں، کبھی سپریم میں بیٹھے ہوئے قابل احترام جج صاحبان عجیب عجیب قسم کی observations دینا شروع کر دیتے ہیں۔ ابھی سندھ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس صاحب رہ گئے تھے، ان کے دو judges appoint نہیں ہوئے تو انہوں نے بھی یہ کام شروع کر دیا۔ اس سے ہمیں ایک چیز سمجھنی چاہیے کہ ججوں کے دو نام confirm نہیں ہوتے تو وہ آگ بگولہ ہو جاتے ہیں، غصہ آجاتا ہے اور ناراض ہو جاتے ہیں۔ یہاں پارلیمنٹ کو صبح و شام لوگ ذلیل کر رہے ہیں، کوئی انصار عباسی سے پوچھے روزانہ وہ لکھتا ہے، چور، ڈاکو، لٹیرے، ٹیکس چوروں سے پاک کرنے کے لیے پارلیمنٹ کو یہ کردیں، جعلی ڈگری والوں کو یہ کردیں۔ انہوں نے اخبار میں 249 نام چھاپے، میری اطلاعات کے مطابق یہ نام وہ تھے جن کی confirmation نہیں ہوئی، ڈگریاں سب نے دی ہوئی ہیں، اگر confirmation نہیں ہوئی تو الیکشن کمیشن confirm کروالے، سینیٹ سیکرٹریٹ کروالے، نیشنل اسمبلی کا سیکرٹریٹ کروالے، اگر کسی وجہ سے، کسی سبب سے کسی نے confirmation نہیں کروائی تو ان لوگوں کو چور کہہ دینا، لٹیرا کہہ دینا، ٹیکس چور کہہ دینا، ڈاکو کہہ دینا کہاں کا انصاف ہے۔ ہم عجیب قسم کے ماحول میں بیٹھے ہوئے ہیں، جس کا دل

چاہتا ہے، جس طرح کی گالیاں چاہتا ہے وہ پارلیمنٹ کو دیتا ہے اور ہمیں فکر ہی نہیں ہے۔ ججوں کے دو نام reject ہوتے ہیں تو وہ حکومت پر اپنا غصہ نکالنا شروع کردیتے ہیں۔ چوہدری نثار صاحب کا نام آگیا تو انہوں نے کہہ دیا میرے خلاف سازش ہو رہی ہے۔ کوئی ہماری ہمت اور حوصلے کو بھی داد دے کہ صبح و شام پتا نہیں کیا کیا کہتے ہیں اور ہم تو سر جھکا کر سن رہے ہوتے ہیں۔ اگر ججوں کے نام نہیں آتے وہ بھی اپنی دکان کھول لیتے ہیں۔ کسی ساتھی کے خلاف بات کر دو وہ بھی اپنی دکان کھول لیتے ہیں۔ خدا کے لیے ان لوگوں کو کسی طرح سمجھانا چاہیے، روکنا چاہیے اگر اس پارلیمنٹ میں بیٹھا ہوا کوئی شخص چور ہے تو نام لے کر کہو کہ سعید غنی چور ہے۔ نام لے کر کہو کہ سعید غنی ٹیکس چور ہے، نام لے کر بتاؤ کہ سعید غنی کی ڈگری جعلی ہے۔ یہ کیا کہنا کہ چور بیٹھے ہیں، ڈاکو بیٹھے ہیں، لٹیرے بیٹھے ہیں۔ ابھی آج جو انہوں نے کہا ہے کہ الیکشن کمیشن کی proposals کو رد کرنے کے لیے حکومت اور اپوزیشن اکٹھی ہو گئی۔ اس کمیٹی کا میں ممبر تھا، میرے سامنے جو باتیں ہوئی ہیں وہ کچھ اور تھیں، الیکشن کمیشن خود کہہ رہا تھا کہ یہ سفارشات تو ہم نے ویسے ہی ڈال دی تھیں کہ اس پر بات ہوجائے، انہی سفارشات کو بنیاد بنا کر آج اتنی بڑی خبر لگی ہوئی ہے اور سب کو برا بھلا کہہ رہے ہیں۔ اس پر میرے خیال میں ہمیں اپنے اختلافات کو ایک طرف رکھ کر مجموعی طور پر پارلیمنٹیرین کی عزت و وقار جو جائز ہے اس کے لیے ہمیں کھڑا ہونا چاہیے۔ اگر کوئی چور ہے، کسی نے قرضہ معاف کروایا ہے، کسی نے ڈاکا ڈالا ہے، کسی نے کرپشن کی ہے تو اس کا نام لیں، نام چھاپیں، پھانسی چڑھا دیں، ہم کچھ نہیں کہیں گے لیکن generally ایسے کہہ دینا کہ چور، ڈاکو اور لٹیرے بیٹھے ہوئے ہیں یہ بہت غلط ہے۔

Mr. Chairman: Ishaq Dar *sahib*, this relates to your Committee. Your are member of that Committee.

سینیٹر محمد اسحاق ڈار (قائد حزب اختلاف): جناب چیئرمین! بہت شکریہ کمیٹی نے اپنا کام تو پورا کر لیا ہے اور رپورٹ بھی بنا لی ہے۔ ہم نے حتی الامکان کوشش کی ہے۔

جناب چیئرمین: ججوں کے issue پر انکم ٹیکس کی کوئی بات کر رہے تھے۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: اچھا میں نے سمجھا آپ الیکشن issue کی کوئی بات کر رہے ہیں۔

Mr. Chairman: He was talking about that. He says that either they were non practicing or if they were practicing then they concealed it. That is the issue. You are in that Committee.

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: ہاں میں اس کمیٹی میں ہوں لیکن آپ اس کمیٹی کے خود چیئرمین رہے ہیں we are supposed to hold the entire proceedings in camera چونکہ بات ہوئی ہے ورنہ میں بات نہ کرتا I think it was not appropriate for the Chairman of the Committee, لیکن ہم rotational Chairman ہیں، that he should have gone public and reveal the detail. But he opted, I was actually going to have clarified with him کہ آپ کو یہ نہیں کرنا چاہیے تھا۔ آپ اتنی دیر چیئرمین رہے ہیں، almost more than year and a half. یہ ہمارا in camera اجلاس ہے اور frankly اس کی کوئی justification نہیں تھی because additional judges جو permanent ہونے جا رہے تھے، ان کی confirmation ہو رہی تھی، اگر آپ کو کوئی issues تھے تو وہ ان کی additional judges کی appointment کے وقت discuss ہونے چاہیے تھے۔ اس وقت اگر آپ نے ان کو ایک clearance دے دی ہے اور اب تو ان کا tax at source کٹتا ہے۔ یہ تو وہی بات ہے کہ ہم کہتے ہیں کہ ہر ایم این اے، ہر سینیٹر already at source پیسے دے رہا ہے، یہ ایک علیحدہ بات ہے کہ اگر ان کا NTN نہیں ہے تو آپ اس کو tax چور کہہ رہے ہیں۔ Every sitting Senator and parliamentarian is paying tax at source. لیکن آپ اس کو چور کہہ رہے ہیں۔ جب آپ لوگ یہاں چور کہتے ہیں تو پھر House of Commons میں چور کہا جاتا ہے، پھر international community میں چور کہا جاتا ہے۔ لٰہذا یہ practice بند ہونی چاہیے۔ میں اسی طرح عرض کر رہا ہوں کہ now they are regular and they are already working since last March. آپ کو یاد ہوگا، آپ خود چیئرمین تھے اور اس وقت یہ نام clear ہوئے تھے اور وہی نام confirmation کے لیے آئے ہیں۔ ان میں سے ایک promotee تھے۔ یہ ہمارے اوپر ایک binding ہے، مجھے بڑی حیرانی ہوئی ہے کہ ایک seasoned ساتھی، ایک بہت بڑے اور مایہ ناز وکیل ہیں، انہوں نے باہر جا کر یہ تفصیل دی، آپ نے تو as Chairman, کبھی باہر جا کر ایسی تفصیل نہیں دی۔ ان کی statement بھی categorically غلط تھی۔ اگلے دن چھپا کہ ان کا نام reject کر دیا گیا ہے۔ Now, this was totally uncalled for. They were neither confirmed nor they were rejected کیونکہ confirmation کے لیے ان کو پانچ بندے چاہیے تھے، جو نہیں تھے اور rejection

کے لئے چھ بندے چاہیے تھے، وہ بھی نہیں تھے تو virtually as you know that under Article 175, sub−Article 10, they were deemed to have been confirmed at 12 midnight of 14^{th} day. اور وہی ہوا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک غلط perception دیا گیا ہے۔ کمیٹی کا بھی کوئی اچھا impression نہیں گیا اور ہم جو اتنی دیر تک برداشت کرتے رہے، ہم نے بڑے صبر سے کام کیا ہے، آپ نے بڑے صبر سے کام لیا۔ مجھے بھی frustration ہے اور آپ کو بھی ہے۔ ہم سب کو پتا ہے کہ یہ کمیٹی بالکل redundant ہو چکی ہے لیکن اس کے باوجود we have to show patience, we have to show dignity, we have to follow the Constitution. Constitution اس کی اجازت نہیں دیتا کہ ہم in camera proceedings کی باہر جا کر بات کریں اور اس طرح بات کریں جیسے ہوئی ہے۔ لہٰذا میرا خیال ہے کہ ہمیں صبر سے ابھی بھی کام لینا چاہیے اور ہمیں review کرنا چاہیے۔ اب تو اسمبلیاں جا رہی ہیں، جب نئی اسمبلیاں آئیں گی تو دونوں Houses review کریں کہ کیا اس کمیٹی کا کوئی فائدہ ہے؟ کیا ہم اس کمیٹی کو اپنے ہاتھوں سے دفن کر دیں یا اس کو پھر further teeth کیا جائے تاکہ پھر proper کام ہو سکے۔ As of now, I fully agree کہ اس میں ہماری frankly contribution جو ہونی چاہیے وہ نہیں ہے۔ بہت شکریہ۔

(Interruption)

جناب چیئرمین: فرح عاقل صاحبہ۔ جی سعید غنی صاحب۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: حاجی صاحب آپ تشریف رکھیں، آپ خود دیر سے تشریف لائے ہیں۔ آپ تشریف رکھیں، floor دیا ہوا ہے، ایک issue under discussion ہے۔ جی سعید غنی صاحب۔

سینیٹر سعید غنی: ڈار صاحب جو فرما رہے ہیں ان کی معلومات ٹھیک ہوں گی لیکن جو میری اطلاعات ہیں، سندھ ہائی کورٹ میں تین petitions اس حوالے سے file ہوئی ہیں۔ یہ ساری باتیں جو آپ کہہ رہے ہیں in camera تھیں وہ ان petitions میں شاید اٹھائی گئی ہیں اور ساری باتیں لوگوں کے سامنے آگئی ہیں۔

دوسرا میرا جو بنیادی point ہے، مجھے اس بات پر اعتراض نہیں ہے کہ دو نام آپ نے کردیئے لیکن دو ناموں کو confirm نہ کرنے کی بنیاد پر جس طرح سندھ ہائی کورٹ react کر رہا ہے مجھے اس پر اعتراض ہے یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: جی حاجی عدیل صاحب آپ کیا فرمارہے ہیں۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: جناب والا! ایک تو دعا کروانی ہے ہمارے ایک سینیٹر جناب شہزاد گل باچا جن کا تعلق ہماری پارٹی سے تھا، ہمارے صوبائی سینئیر صدر بھی تھے اور سینیٹر بھی رہے ہیں وہ پرسوں فوت ہوگئے ہیں، ان کے لیے دعا کروائیں۔

جناب چیئرمین: ابھی کچھ سینیٹرز نے کہا جو کوئٹہ کے سانحہ میں شہید ہوگئے ہیں، ان کے لیے بھی اور سینیٹر گل باچا کے لیے بھی دعائے مغفرت کرلی جائے۔ جی راجہ ظفر الحق صاحب آپ دعا کروا دیں۔

(اس مرحلے پر سانحہ کوئٹہ کے شہیدوں کے لیے اور سینیٹر گل باچا مرحوم کے لیے دعائے مغفرت کی گئی)

جناب چیئرمین: جی فرح عاقل صاحبہ۔

سینیٹر فرح عاقل: جناب والا! ابھی میں کوئٹہ کے سانحہ پر بات کرنا چاہتی ہوں۔

Mr. Chairman: Farha Aqil *sahiba*, honourable members have submitted an adjournment motion on this issue, we will have a detailed discussion on it tomorrow, probably that will be more appropriate time. If you want to condemn that incident that is good enough but if you want to dilate upon all those issues so it would be appropriate to discuss it tomorrow.

سینیٹر فرح عاقل: جناب والا! میں نے تو تھوڑی سی بات کرنی ہے کہ اس وقت overall پورے پاکستان کو ایک عجیب سی صورت حال کا سامنا ہے، دہشت گردی کے حوالے سے بات کرنا چاہتی ہوں۔ جناب والا! اس بات کا ہم کوئی بھی جواز نہیں بنا سکتے اور کوئی بھی ایسی statement پیش نہیں کرسکتے۔ دماغ اس بات کو ماننے کے لیے تیار نہیں ہے کہ اتنا بڑا مواد کسی جگہ پر پہنچا دیا جائے وہاں پر کوئی بھی اس کو چیک کرنے والا نہیں تھا جس کے نتیجے میں اتنا بڑا دھماکا ہوا۔ یہ

صرف ایک نہیں ہوا اس طرح کے کئی دھماکے، پشاور میں، مختلف علاقوں میں ہو رہے ہیں۔ مجھے تو ہنسی اس بات پر آتی ہے کہ جب ہم پھر رہے ہوتے ہیں جہاں ہم رہتے ہیں، جہاں پر ہمیں آرمی کی چیک پوسٹس پر رک کر اپنی efficiency دکھا رہے ہوتے ہیں کہ خواتین کو روک روک کر پوچھ رہے ہوتے ہیں کہ آپ کہاں جا رہی ہیں، کہاں سے آ رہی ہیں، گاڑی میں لائسنس ہے، اسلحہ تو نہیں ہے۔ ان کی ڈیوٹی لگی ہوئی ہے کہ یہ چیک کریں، اتنے بارود سے بھرے ہوئے ٹرک ان کی نظروں سے گزر کر چلے جاتے ہیں، وہ دھماکے کر لیتے ہیں یہ کہاں پر سوئے ہوئے ہوتے ہیں، یہ کیوں چیک نہیں کر سکتے، یہ بات تو ماننے کی ہے ہی نہیں کہ اتنا زیادہ دھماکا خیز مواد وہاں پر پہنچ گیا۔

جناب چیئرمین: فرح صاحبہ اس پر آپ detail discussion جب adjournment motion آئے گا تو پھر کر لیں۔

سینیٹر فرح عاقل: جناب والا! میں یہ بھی کہنا چاہوں گی کہ ابھی جو پشاور میں target killing شروع ہو گئی ہے، جیسے کراچی اور بلوچستان میں ہو رہی ہے میں اس کو بھی condemn کرنا چاہوں گی۔

Mr. Chairman: Why do you not move the motion for that? Let us adopt the procedure. Despite raising things on points of order, it is better to move a motion for that move a resolution for that or move an adjournment motion for that. We should follow the procedure

اور اس کے بہتر رزلٹ بھی ہم achieve کر سکیں گے۔ جی زاہد خان صاحب۔

سینیٹر محمد زاہد خان: شکریہ جناب چیئرمین۔ جس طرح حاجی عدیل صاحب نے شہزاد گل باچا صاحب کی بات کی، وہ ہمارے ایوان کی دو terms میں Senator رہے ہیں اور اس پارلیمنٹ اور جمہوریت کے لیے انہوں نے بھی قربانیاں دیں، جدوجہد کی تھی اور legislation کی۔ سب پارٹیوں کے دوستوں کو چاہیے کہ ان کو خراج تحسین پیش کریں کیونکہ وہ ہم میں سے تھے، کل ہم میں سے کوئی نہیں ہو گا تو ایسے ہی ایک نام آئے گا اور ایک منٹ کے لیے دعا کر کے بات ختم ہو جائے گی۔

جناب چیئرمین: زاہد خان صاحب، آپ نے بالکل ٹھیک فرمایا ہے۔ آپ ایوان میں ایک condolence resolution لائیں جس کو House pass کرے اور اس کی کاپی ان کے خاندان کو بھیجی جائے، یہ طریقہ ہے۔ آپ condolence resolution لائیں۔

سینیٹر محمد زاہد خان: میں اب بلوچستان کے بارے میں بات کروں گا۔ وہاں کل ہونے والا واقعہ انتہائی افسوسناک ہے۔ پہلے یہ تھا کہ وہاں پر Civil Government نااہل ہے اور ناکام ہے اور جس طرح انہوں نے بات کی کہ یہ ڈاکو اور لٹیرے ہیں، کام نہیں کرتے بس یہی کام کرتے ہیں۔ اب تو Governor rule تھا اور وہ گورنر صاحب جنہوں نے کہا تھا کہ میرے پاس تو اختیار نہیں ہے۔ اگر اختیار آئے گا تو پتا بھی نہیں ہلے گا۔ کل وہ کہہ رہے تھے کہ یہ agencies کی ناکامی ہے۔ ان agencies کے head تو وہی گورنر صاحب ہیں۔ اب وہ ان agencies کو بلا کر پوچھیں کہ اگر انہوں نے صحیح کام نہیں کیا تو دو یا چار کو terminate تو کر دیں تا کہ قوم دیکھے کہ کسی کے خلاف action تو ہوا۔ آج پھر وہاں پر جنازے پڑے ہیں، جب کہ پہلے یہ ہوا تھا تو Governor rule نافذ کیا تھا۔ اس پر کل debate ہو گی تو بات کریں گے لیکن ہماری دیگر پارٹیاں بھی اور سارے House کی بات کرتے ہیں کہ اس سلسلے میں جو پارٹی بھی walk-out کرے گی، عوامی نیشنل پارٹی اس کے ساتھ walk-out کرے گی۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ ملک ایک دلدل میں پھنسا ہوا ہے اور آگ میں جھلس رہا ہے اور ہم سب politicians and parliamentarians کا کام ہے کہ ہم اس ملک کو کسی طریقے سے اس آگ سے نکالیں۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ کلثوم پروین صاحبہ۔

سینیٹر کلثوم پروین: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں بھی وہی بات کروں گی جس کے لیے آپ resolution لانے کا کہہ رہے ہیں۔ کل میں اس پر تفصیل سے بات کروں گی لیکن میں ابھی یہ بات اس لیے کر رہی ہوں کہ یہ واقعہ جہاں پر ہوا ہے، وہ جگہ میرے گھر سے پانچ منٹ کے فاصلے پر ہے۔ فیصل ٹاؤن والوں نے رات بھر ان کے بین اور رونے کی آوازیں سنی ہیں۔ میں وہ واقعہ سنا نہیں سکتی اور نہ میرے دل میں ہمت ہے کہ اس floor پر بیان کر سکوں۔ جناب چیئرمین! ہم پہلے بھی بہت کہتے رہے، President, Prime Minister, Government اور لوگوں کو بہت criticize کرتے رہے، چور، ڈاکو، لٹیرے اور بہت کچھ کہا۔ ہم نے مان لیا کہ شاید ان کے جانے سے لوگوں کی جانیں بچ

جائیں اور یہ جو کربلا روز ہوتا ہے، یہ ختم ہو جائے اس لیے Governor rule لگایا گیا۔ بلاشبہ نواب مگسی اچھے نواب ہیں، تمام agencies ان کے under کی گئیں لیکن جو حادثہ یا حادثات یعنی سو لوگ ہلاک، ایک سو تیس لوگ زخمی اور وہ بھی قریب المرگ۔ آپ اس کو ڈرون حملہ کہہ سکتے ہیں، یہ کسی ڈرون حملے سے کم نہیں ہے۔ جناب چیئرمین! ڈرون حملے میں شاید اس سے کم لوگ مرتے ہوں گے۔

جناب چیئرمین! آپ بتائیں کہ ,Government fail گورنر راج فیل ہم جو جمہوریت کہہ رہے تھے، وہ بھی فیل تو اب ہمارے پاس کیا بچا ہے؟ رات بھر لوگ سڑک پر مطالبہ کرتے رہے کہ فوج بلائی جائے۔ ہماری فوج تمام محاذوں پر جنگ لڑ رہی ہے، کل بھی انڈیا کے ساتھ جھڑپ میں ہمارا فوجی شہید ہوا ہے۔ فوج کہاں کہاں survive کرے گی؟ کیا یہ حل ہے؟ جناب چیئرمین! میں دو باتیں کروں گی۔ میں آپ کے توسط سے درخواست کروں گی، میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ جیسے ANP نے APC call کی ہے، وہ بھی دہشت گردی کے خاتمے کے لیے کی تھی، میں جناب چیئرمین! ہاتھ باندھ کر آپ کو کہہ رہی ہوں کہ تمام جماعتوں کی conference call کی جائے اور وہ بلوچستان میں کی جائے۔ اگر سمجھیں کہ بلوچستان کے حالات میں یہ ممکن نہیں ہے تو تمام پارٹیوں، تمام stakeholders اور فوج کو بھی اسلام آباد میں بلایا جائے کیونکہ اس میں ان کی بھی بڑی contribution ہے۔ وہ لوگ جو ایوان کے اندر ہیں اور وہ لوگ جو ایوان سے باہر ہیں، ان کو بھی بلایا جائے تاکہ جناب چیئرمین! اس کا حل نکالا جائے۔ جناب چیئرمین! روز کربلا، دو دو، تین تین سو لوگوں کا لہو، لوگوں کے گھر لٹ رہے ہیں، برباد ہو رہے ہیں اور جناب چیئرمین! میں ایک اور بات بھی کہوں گی کہ اس میں صرف Hazara community نہیں تھی بلکہ اس میں افغانی بھی مارے گئے ہیں اور اس سے پہلے بلوچوں کی بھی بے تحاشا target killing کی گئی۔ اس میں پشتون بھی مارے گئے ہیں اور وہاں سے تقریباً آدھے پنجابی migrate کر گئے ہیں۔ یہ ایک international سازش ہے جس کا مقابلہ کرنے کے لیے حکومت بلوچستان کافی نہیں ہے۔ میری ناقص رائے میں all parties conference ہونی چاہیے اور میں ANP سے درخواست کروں گی کہ اس میں ہمارا ساتھ دیں۔ خدا کے واسطے! جتنی جلد ہو سکے یہ بلائی جائے اور آپ کے umbrella کے نیچے اس کا حل نکلے اور ایسا حل نکلے کہ جو لوگ موت کی دہلیز پر کھڑے ہیں، روزانہ موت ان کا دروازہ کھٹکھٹاتی ہے۔ کسی کا بیٹا، کسی کا بھائی، کسی کا بچہ واپس نہیں آتا۔ جناب چیئرمین! پھر کیا ہو گا؟ UN اپنی فوجیں اتار دے گا اور اس کے بعد ہمارے پاس کھنے کو کچھ نہیں ہو گا۔ اسی کے ساتھ میں

تمام جمہوری سوچ رکھنے والے لوگ اور ہمارے ساتھ ہمدردی کرنے والے جتنے بھی ہیں، میں ان سے کہوں گی کہ ایوان سے walk-out کیا جائے اور ہم کل والی debate میں بھرپور حصہ لیں گے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جناب رفیق رجوانہ صاحب۔

سینیٹر محمد رفیق رجوانہ: جناب چیئرمین! شکریہ۔ بلوچستان کے اندوہناک واقعے پر تو کل بات کریں گے۔ صرف ایک گزارش ہے کہ کل یہ بات کرنے تک نہ ہو، ہمیں قوم کو کوئی حل دینا چاہیے۔ مذمتیں، walk-out, protests سے نہ تو مظلوموں کے قاتل پکڑے جائیں گے اور نہ ہی ان کا پیٹ بھرتا ہے۔ جناب! جج صاحبان کی confirmation کا issue چلا ہے۔ اس پر جناب اسحاق ڈار صاحب نے بجا فرمایا اور میں ابھی Constitution پڑھ رہا تھا۔ اس کے Article 175(a), sub Article 15 میں لکھا ہوا ہے، میں پڑھ دیتا ہوں۔

"The meeting of the Committee shall be held in camera and the record of its proceeding shall be maintained."

یہ ایک خلاف ورزی کی گئی ہے اور اس کو public کیا گیا اور آئین کی بھی خلاف ورزی کی گئی۔ میں دوسری گزارش کرتا ہوں، آپ کا بھی اس پیشے سے تعلق ہے اور ایک نام ہے۔ ہم بھی قانون کے طالبعلم ہیں۔ جب elevation ہوتی ہے تو اس وقت جتنے بھی proposed judges ہوتے ہیں، ان کے تمام record کی چھان بین کی جاتی ہے۔ تمام agencies سے report لی جاتی ہے۔ Induction/ elevation کے بعد ایک یا ڈیڑھ سال کے بعد صرف ان کی performance دیکھی جاتی ہے۔ جو income tax کا معاملہ تھا، وہ اسی وقت دیکھا جانا چاہیے تھا جب ان کو elevate کیا گیا۔ اب ان کی performance as judge of the High Court after their elevation was to be looked into by that Committee. میں یہی گزارش کروں گا کہ یہ جو فیصلہ کیا ہے، بصد احترام، ایک تو اس کو public نہیں ہونا چاہیے تھا، دوسری بات یہ ہے کہ ایک سال پہلے ان کو elevate کر دیا اور اس سے پہلے کہ income tax کی بات، ڈیڑھ سال کے بعد جب confirmation کی بات آئی، کی گئی، میری نظر میں اس کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ Thank you.

Mr. Chairman: Thank you. I don't want to comment on it because I remained member of that Committee and I remained Chairman of that committee also

لیکن جب petitions چلی جائیں تو when they ask for the record, then the things are disclosed. پھر in camera والی بات پیچھے رہ جاتی ہے۔ Anyhow let the Committee examine it اور جیسا کہ ڈار صاحب نے کہا ہے it should be examined in view of the judgments which have been given by the superior courts اور اس کو اور 175 کو سامنے رکھ کر it should be examined by the parliamentarians. You are the legislators آپ یہ amendment لے کر آئے تھے تو it should be examined by both the Houses. مولانا شیرانی صاحب۔

سینیٹر مولانا محمد خان شیرانی: جناب چیئرمین! شکریہ۔ بلوچستان میں سولہ تاریخ کو ہماری ہزارہ برادری کے بے دردی سے قتل کا جو واقعہ ہوا ہے وہ ایک المیہ نہیں ہے بلکہ بلوچستان میں اس قسم کے بہت سے المیے ہو چکے ہیں۔ اس کے لیے ایک مستقل حل تلاش کرنے کے بارے میں نہ حکومتی اداروں نے اور نہ ہی سیاسی قوتوں نے ایک مناسب لائحہ عمل طے کیا ہے۔ جن کو دکھ پہنچے، یہ تو ان کی مرضی ہے کہ جو بھی مطالبہ کریں لیکن ہمیں یہ چاہیے کہ ان کے جو عوامل اور پس پشت قوتیں ہیں، ان کو تلاش کریں۔ کم از کم مرکزی حکومت کو یہ تو کرنا چاہیے تھا کہ وہ ایک high level کا عدالتی کمیشن مقرر کرتے اور وہ ان تمام چیزوں کا جائزہ لیتے کہ اس کے پس پشت کیا ہے۔ پہلے مطالبہ کیا گیا اور Civil Government ختم کی گئی، جب گورنر راج آیا تو کہا گیا اس سے تمام معاملات سدھر جائیں گے اور ہماری بھی یہی خواہش تھی کہ سدھر جائیں لیکن اب جب گورنر راج کے ہوتے ہوئے یہ کچھ ہوا ہے تو اب کہا جا رہا ہے اور اس وقت بھی یہی کہا جا رہا تھا کہ فوج کو لایا جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ فوج یقیناً ایک باصلاحیت ادارہ ہے لیکن کیا فاٹا میں فوج موجود نہیں ہے، وہاں مکمل امن ہو چکا ہے، کیا اس ملک میں فوجی اداروں کے headquarters غیر محفوظ نہیں ہیں۔ بلفرض خدا نہ کرے اور اگر یہ مطالبہ بھی مان لیا جائے کہ بلوچستان یا کوئٹہ فوج کے حوالے ہو اور پھر بھی امن نہ آئے تو اگلا قدم تو یہی ہو گا کہ NATO forces بلائی جائیں تاکہ ہمیں تحفظ فراہم کریں۔

یہ بہت ہی سنجیدہ معاملہ ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ اس سلسلے میں جو حکومت کی بے اعتنائی ہے اس پر ہم تمام ممبران اور سیاسی جماعتیں سنجیدگی سے غور کریں۔ حکومت ہر معاملے کو سطحی نظر سے نہ دیکھے اور اس کا عارضی حل تلاش نہ کرے، یہ رویہ سراسر خلاف ہے اور حکومت کے اس رویہ پر ہم سب کی خدمت میں گزارش کریں گے کہ اس واقعہ پر ہم سب اس ہاؤس سے walk-out کریں اور حکومت کو

احساس دلائیں کہ اس قسم کے معاملات اس طرح سطحی طور پر نہ لیے جائیں بلکہ اس کے لیے ایک سنجیدہ سوچ ہونی چاہیے۔

جناب چیئرمین: حاجی عدیل صاحب۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: جناب چیئرمین! میں مختصراً دو باتیں کروں گا۔ ایک تو پارلیمانی کمیٹی کے بارے میں کہ جو ججوں سے متعلق ہے۔ میں آپ کو یاد دلاؤں گا کہ آپ اس کمیٹی کے چیئرمین تھے اور اس وقت unanimously کمیٹی کے دو ججوں کی recommendation کو reject کردیا گیا تھا، وہ معاملہ شاید ہائیکورٹ میں گیااور پھر وہاں سے سپریم کورٹ میں گیااور پھر حکم دیا گیا کہ ان کو مقرر کریں۔ اس وقت وہ فیصلہ کمیٹی میں unanimously ہوا تھا لیکن آپ کے اس فیصلے کو تسلیم نہیں کیا گیا۔ اس کمیٹی کا پھر کیا فائدہ ہے۔ اس وقت تو میرے خیال میں اپوزیشن کے ساتھی بھی اس فیصلے میں شامل تھے، اس میں income tax کی payment کا مسئلہ تھا اور دوسری کچھ اور بات تھی۔ جب کمیٹی چھان بین کرے اور اس کے بعد پتا چلے کہ ہم نے ان کو additional approval دی تھی اور انہوں نے ٹیکس نہیں دیا یا ٹیکس بچا لیا، جیسا کہ ایک parliamentarian کے متعلق اگر چار سال بعد پتا چلے کہ ان کے پاس ڈگری نہیں توآپ اس کو تو نکال دیتے ہیں، یہ نہیں کہتے کہ چار سال گزر گئے، جانے دیجیئے۔ ایک جج سے غلطی ہوئی ہے یا جج بننے والے سے غلطی ہوئی ہے اور اگر کمیٹی نے کوئی فیصلہ کیا اور اس فیصلے کو نہ مانا گیا اور شاید اب بھی نہیں مان رہے اور میرا خیال ہے کل بھی نہیں مانیں گے جب تک کہ کمیٹی اپنی مضبوطی، استحکام اور حوصلے سے فیصلہ نہ کرے۔

جناب چیئرمین! آپ نے کہا کہ بلوچستان میں جو کچھ ہوا ہے اس پر ہم کل بحث کریں گے۔ آج ہمارے صوبے میں، میرے شہر میں، cantonment board جو red zone ہے، وہاں پر دو خود کش بمبار آئے اور political agent کے آفس میں داخل ہوئے جو کہ بہت secure ہے اور صدر کے دل میں واقع ہے، وہاں پر ایک کو مار دیا گیا، دوسرے نے خود کو اڑا دیا، ہمارے پانچ ساتھی شہید ہوئے اور کافی لوگ زخمی ہوئے۔ اس سے پہلے پشاور میں cantonment board کے red zone میں ائرپورٹ پر حملہ ہوتا ہے اور ساری رات وہاں پر کارروائی ہوتی ہے اور صبح ختم ہوتی ہے، وہ بارود سے بھرے ٹرک لے کر آتے ہیں۔ اسی شہر میں ISI کے دفتر پر حملہ ہوتا ہے جو کہ بہت محفوظ علاقے میں ہے، امریکن کونسل خانے پر حملے کی کوشش کی جاتی ہے۔ آج اگر political agent کے دفتر پر حملہ ہوا

ہے تو کل کور کمانڈر صاحب کے دفتر پر بھی حملہ ہو گا، ان کا دفتر بمشکل چند فرلانگ پر ہے، اسٹیشن کمانڈر کے دفتر پر بھی حملہ ہو سکتا ہے۔

جناب چیئرمین! کل کوئٹہ پر تفصیلی بات کریں گے، جیسے میری بہن نے کہا کہ وہ ایک sensitive علاقے میں 800 اور 1000 کلو بارود چھوڑ جاتے ہیں اور اسے اڑا دیا جاتا ہے۔ ہمارے جو سیکورٹی کے ادارے ہیں، ground intelligence ہے، جو defence کے ادارے ہیں وہ کیا کر رہے ہیں۔ ہم کس کے پاس جائیں۔ کہا گیا کہ گورنر راج لگائیں، FC کو فعال کریں۔ میں اسے شیعہ سنی کی نگاہ سے نہیں دیکھتا، وہ پاکستانی شہری تھے، وہ میں بھی ہو سکتا ہوں، آپ بھی ہو سکتے ہیں اور جیسے کہا گیا کہ شیعوں کے ساتھ سنی بھی شہید ہوتے ہیں۔ پاکستانی شہریوں کو بچانے کی ذمہ داری کس پر ہے۔ جب بجٹ پیش کیا جاتا ہے تو ہم اس میں خاصی رقم حفاظت کے لیے رکھتے ہیں کہ ہماری سرحدوں کی حفاظت کی جائے، ہماری حفاظت کی جائے۔ آج tribal area میں ہماری فوج بھی ہے، Frontier Constabulary بھی اور .Frontier Corp بھی ہے اور چار سال سے باڑہ خیبر ایجنسی میں کرفیو نافذ ہے، مختلف جگہوں پر operations ہو رہے ہیں لیکن بڑی آسانی سے رات کو وہاں پر دو دو، تین تین سو لوگ آتے ہیں، ہماری چوکیوں پر حملہ کرتے ہیں، ہمارے سپاہیوں کو شہید کرتے ہیں اور واپس چلے جاتے ہیں۔ اب جو political agent کے دفتر میں واقعہ ہوا، آخر وہ کس طرح داخل ہوئے۔

جناب چیئرمین! ہمارے Interior Minister صاحب یہاں موجود نہیں ہیں۔ وہ اکثر بچاؤ کے لیے عارضی طور پر mobiles کو بند کر دیتے ہیں، ٹھیک ہے لیکن آپ سیکورٹی افسران کو دیکھیں جو کہ مختلف جگہوں پر ڈیوٹی دے رہے ہوتے ہیں، وہ چاہے پولیس ہے، FC ہے یا Rangers ہے، وہ ہر وقت موبائل پر باتیں کرتے رہتے ہیں، یہ بہت خطرناک بات ہے۔ آپ کو معلوم کہ جب کراچی میں Navel base پر حملہ ہوا تو اس وقت۔۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین: بالکل یہ issue تو اس وقت raise کریں جب Interior Minister صاحب یہاں پر آئیں۔ آپ نے adjournment motion بھی move کیا ہوا ہے۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: میں عرض کر رہا ہوں کہ جب کراچی میں Navel base پر حملہ ہوا تو اس کی پہلی خبر آئی تھی کہ وہاں جو concerned Incharge officer تھا وہ اس وقت اپنی

والدہ سے فون پر بات کر رہا تھا۔ اب فون اس لیے تو نہیں ہے کہ آپ ہر وقت اپنے دوستوں سے بات کریں اور سیکورٹی سے غافل رہیں۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی اسحاق ڈار صاحب۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: شکریہ۔ جناب چیئرمین! میں سمجھتاہوں کہ دونوں طرف سے میرے ساتھیوں نے جن جذبات کا اظہار کیاہے، وہ آج ہر پاکستانی کی feelingsہیں۔ پچھلے سیشن میں آپ Acting Presidentتھے، یہاں Interior Ministerصاحب نے ہمیں بڑی بھیانک اور ڈرانے والی statementدی تھی، وہ یہ تھی کہ میرے پاس تمام تفصیل موجود ہے کہ جس کے تحت پاکستان کو ٹکڑوں میں تقسیم کرنے کی عالمی سازش ہو رہی ہے اور یہ ہاؤس جب چاہے میں in camera تفصیل دینے کو تیار ہوں۔ Actuallyاس دن ہاؤس prorogueہونے والا تھا، اس وقت ڈپٹی چیئرمین صاحبChair کر رہے تھے، میں نے اسی وقت اٹھ کر requestکی کہ ابھی ان سے تاریخ طے کریں۔ وہ weekendتھا، جمعہ تھا، وہ کہنے لگے کہ میں تو لندن جا رہا ہوں۔ ہم نے کہا کہ بتائیں کہ آپ کو کب suit کرے گا، انہوں نے کہا کہ ,Tuesday or Wednesday ہم نے کہا کہ Wednesday لے لیتے ہیں، Wednesdayطے ہو گیا لیکن اس دن ان کی vocal cord خراب ہو گئی اور وہ بولنے کے قابل نہیں رہے۔ ایک رات پہلے ڈپٹی چیئرمین صاحب اور یہ دونوں رات کو اکٹھے تھے، مجھے نہیں پتا کہ انہوں نے کیا کھایا، کیا پیا اور ان کی vocal cord کو کیا ہو گیا، ڈپٹی چیئرمین صاحب کی ٹھیک تھی اور ان کی خراب تھی۔ بہرحال ,this is very serious matter ان ساری چیزوں کے linksہیں، اگر پچھلے اجلاس میں وہ تشریف لاتے۔ دیکھیں ہم چیزوں کو seriousنہیں لیتے۔ نشستند گفتند اور پھر برخاستند والاہمارا attitude ہے۔ حکومت serious نہیں ہے۔

جناب چیئرمین! 85 لوگوں کی شہادتیں کوئی چھوٹی شہادت نہیں ہے۔ کسی ملک میں اگر آٹھ بے گناہ شہری مر جائیں تو پورا ملک ہل جاتا ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ UKمیں تھوڑے سے فسادات ہوئے تھے تو parliamentariansرات دن بیٹھے، judgesرات دن بیٹھے، انہوں نے دنوں میں سب کچھ کیا۔ انہوں نے اپنے scanning کیمروں کے ذریعے ان کا پیچھا کیا، ان کو پکڑا اور کیفر کردار تک پہنچایا۔ جناب! اس کو ذمہ داری اور good governance کہتے ہیں۔

بہرحال انہوں نے کہا کہ میں اگلے اجلاس میں ساری چیزیں بتاؤں گا۔ جناب! آج جو ہماری تقاریر ہوئی ہیں میں ان کو repeat نہیں کرتا، میں time save کرتا ہوں لیکن میں نے جیسے کہا کہ ہر پاکستانی کے جذبات ہیں اور سب ساتھی بات کر رہے ہیں۔ آپ اس کے نتیجے میں ان کو specific direction دیں کہ Ministry of Defence and Ministry of Interior ایک joint report اس session کے دوران اس واقعے پر ایوان میں پیش کریں اگلے دو دن دے دیں، تین دن دے دیں کیونکہ intelligence agencies پر clear انگلی اٹھ رہی ہے۔ گورنر بلوچستان کہہ رہا ہے کہ ان کی ناکامی ہے۔ عام شہری کہہ رہا ہے کہ how does it come کہ آٹھ سو کلو، اتنا heavy material گزر جائے اور آپ کو پتا نہ چلے۔وہاں پرلیویز ہے۔ وہاں پر law enforcement agencies ہیں اور وہاں پر اربوں روپے کے اخراجات ہو رہے ہیں لیکن جناب! اتنا بڑا بھیانک واقعہ وہ بھی چند ہفتوں کے بعد، ایک کے بعد دوسرا۔

جناب! یہ دل ہلانے والی بات ہے۔آپ ruling دیں اور آپ directions دیں through Leader of the House کہ Minister for Defence and Minister for Interior کیونکہ یہ دونوں کا کام ہے وہ اپنے اپنے اداروں سے پوچھیں اور ان سے پوچھیں کہ کیوں failure ہوا۔ جناب! یہ ہم کب ختم کریں گے۔یہاں پر ہمارا اجلاس ہوتا ہے، بحث ہوتی ہے اور پھر وہ prorogue ہو جاتا ہے۔

جناب چیئرمین! ایک جو pending item ہے اس کے لیے بھی مہربانی کریں کیونکہ قومی اسمبلی کا اجلاس تو ہے اور ہمارا بھی سات آٹھ دن چلے گا جیسے مجھے پتا چلا ہے کہ House Business Committee کا فیصلہ ہے کہ اگلے پیر منگل تک یہ چلے گا۔ جناب! ایک دن مختص کریں اور وزیرداخلہ نے جو اتنا بڑا بیان دیا ہے sir, let's have it in camera اور سنیں کہ وہ کیا ہے اور مل بیٹھ کر اس کو defeat کرنے کے لیے ایک حکمت عملی تیار کی جائے۔میری جناب سے گزارش ہے کہ دونوں چیزوں پر اپنا فیصلہ صادر فرمائیں۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: آپ ذرا قائد ایوان یا Chief Whip کو بلوالیں۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: جناب! آپ کوئٹہ کے واقع پر direction دے دیں۔

Mr. Chairman: Let me have the Leader of the House. I mean when there is an adjournment motion, somebody from the Government should be here. When it relates to law and order situation or other things so, the Interior Minister has to be in the House.

وہ آجائیں کیونکہ یہ adjournment motion ہے اس کا notice بھی ان کو جائے گا let him come to the House, let him explain the position.

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: جناب چیئرمین! وہ briefing pending ہے۔ آپ proceeding میں دیکھ لیں وہ تو ان کا promise ہے۔ ان کی vocal cord خراب ہو گئی تھی اور انہوں نے کہا تھا کہ آپ جب کہیں گے میں بریفنگ دے دوں گا۔

جناب چیئرمین: ان کی availability پوچھ لیتے ہیں۔ جی راجہ صاحب۔

سینیٹر راجہ محمد ظفر الحق: شکریہ۔ جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ کوئٹہ میں پیش آنے والے واقعہ پر مختصر بات ہوئی ہے۔ کل اس پر مفصل گفتگو ہو گی۔ وزیر داخلہ نے یہاں ایوان میں کھڑے ہو کر وعدہ کیا تھا کہ وہ بریفنگ دیں گے اور انہوں نے ایک بہت ہی سنسنی خیز قسم کی statement دی تھی۔ میرے خیال میں وہ بھی ایک irresponsible طریقے سے اور پھر اس کے بعد شاید ان کو روک دیا گیا یا ان کو خود خیال آیا۔۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین: نہیں جی وہ تو کہہ رہے ہیں کہ وہ بیمار ہیں۔

سینیٹر راجہ محمد ظفر الحق: میں نے ان کے بارے میں ایک کارٹون دیکھا تھا جو وہ کراچی کے معاملے میں اکثر بیان دیتے رہتے ہیں۔ اس پر ایک انگریزی اخبار نے ایک کارٹون بنایا تھا کہ جیسے بچے بلبلے بناتے ہیں اسی طریقے سے ان کے منہ سے بلبلے نکل رہے ہوتے ہیں جن کے کوئی معنی نہیں ہوتے تو اس لیے کل تو پوری بحث ہو گی لیکن آج ہم to show solidarity and our resentment against what happened in Quetta and what is happening continuously in Karachi ہم واک آوٹ کرتے ہیں۔

(اس موقع پر مسلم لیگ (ن) جمعیت العلمائے اسلام (ف) کے اراکین ایوان سے باہر چلے گئے)

Mr. Chairman: The House stands adjourned to meet again on Tuesday, the 19th February, 2013 at 10.30.a.m.

[The House was then adjourned to meet again on Tuesday, the 19th February, 2013 at 10.30 a.m.]